اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کا وفاقی وزیر داخلہ کے نام خط

محترم جناب عبدالرحمٰن ملک صاحب

وفاقی وزیر داخلہ، حکومت پاکستان، اسلام آباد

عنوان: اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کا موقف اور مطالبات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

1- دینی مدارس کی قیادت گذشتہ دو عشروں سے وفاقی حکومت کے ساتھ مذاکرات کرتی رہی ہے، پہلے یہ مذاکرات وفاقی وزارتِ تعلیم کے کریکولم ونگ کے ساتھ چلتے رہے، پھر 2002ء سے وفاقی وزارتِ مذہبی امور کے توسط سے یہ سلسلہ 2006ء تک چلتا رہا۔ 2004ء میں اُس وقت کے صدر (ر) جنرل پرویز مشرف کے ساتھ اسٹیبلشمنٹ کی موجودگی میں طویل مذاکرات ہوئے اور ان کے نتیجہ خیز ہونے کے آثار دکھائی دینے لگے۔

2- اسی تسلسل میں اتحاد تنظیمات مدارس کی قیادت نے 2005ء میں حکومت برطانیہ کی دعوت پر ایک ہفتے کا برطانیہ کا مطالعاتی، مشاہداتی اور مکالماتی دورہ کیا اور دینی مدارس کے نصاب اور دیگر حوالہ جات سے حکومتی اور غیر حکومتی اداروں کے ساتھ تفصیلی تبادلہ خیال ہوا اور یہ دورہ ہمارے لیے انتہائی مفید ثابت ہوا۔

3- 2006ء میں ہماری قیادت نے International Center for Religion & Diplomacy Washington.U.S.A کی دعوت پر امریکہ کا دورہ کیا اور اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے بعض شعبہ جات، Think Tanks، سول سوسائٹی، بین المذاہب مکالمے سمیت کئی اداروں کے ساتھ معلوماتی اور مفید تبادلہ خیال ہوا۔

4- ہمارا بنیادی مسئلہ اور مطالبہ یہ ہے کہ ہماری پانچ تنظیمات (تین وفاق، تنظیم اور رابطہ) کی تمام درجات ثانویہ عامہ تا شہادۃ العالمیہ (میٹرک تا ایم۔اے) کو قانونی طور پر تسلیم کیا جائے اور ہمارے امتحانی بورڈز کو قانونی حیثیت دی جائے۔

5- ہم اس امر کو تسلیم کر چکے ہیں اور اس پر عملدر آمد بھی ہو رہا ہے کہ میٹرک کی سطح تک فیڈرل بورڈ ایجوکیشن بورڈ کی انگلش، ریاضی، جنرل سائنس اور مطالعہ پاکستان کے مضامین کو اپنے نصاب میں شامل کر دیں اور نصابی کتب اور نصاب بھی فیڈرل ایجوکیشن بورڈ اسلام آباد کا ہو۔

6- پہلے ہماری بیورو کریسی کا خیال یہ تھا کہ پرائیویٹ سیکٹر میں کسی تعلیمی بورڈ کو قانونی حیثیت کیسے دی جا سکتی ہے؟، لیکن برطانیہ کے دورے سے یہ مشکل آسان ہوگئی، اُس وقت کے سیکریٹری وفاقی وزارت مذہبی امور ہمارے ساتھ تھے، وہاں ہمیں بتایا گیا کہ حکومت نے "کریکولم اور ایجوکیشنل کوالٹی کنٹرول" کا نظام قائم کر رکھا ہے، چیک اینڈ بیلنس کا نظام ہے اور اس معیار پر پرائیویٹ سیکٹر میں ایجوکشن بورڈ بھی قائم بھی ہیں۔

7- ہمارا مطالبہ بھی یہی ہے، اس کے لیے صدر پاکستان کے ساتھ ہماری ایک ایسی ملاقات کا اہتمام ہو جہاں وقت کی تنگی آڑے نہ آئے اور اسٹیبلشمنٹ کے تمام ذمہ داران موجود ہوں اور ہمارے نمائندوں کے ساتھ ایک ورکنگ گروپ تشکیل دیا جائے جو مسلسل اجلاس کر کے زیادہ سے زیادہ دس (10) روز میں اپنی فائنل رپورٹ دے اور اس پر اوّلین فرصت میں پارلیمنٹ قانون سازی کرے۔

8- ہمارا ہمیشہ سے یہ واضح موقف رہا ہے کہ دینی مدارس صرف اور صرف تعلیمی اور تربیتی ادارے ہیں، یہ ہمیشہ پرامن رہے ہیں اور ڈیڑھ سو سال سے زائد عرصہ سے یہ دینی نصاب چل رہا ہے، اس نے کبھی ملک وملت کے لئے کوئی مسئلہ پیدا نہیں کیا۔ ان مدارس کا کسی قسم کی

شدت پسندی یا عسکریت سے کبھی تعلق رہا ہے اور نہ ہے۔ لھذا حکومت ان مدارس کو عمومی انداز میں ان الزامات کا ہدف نہ بنائے۔

9- ہمارا حکومت کے ساتھ یہ اصول طے ہو چکا تھا کہ دینی مدارس پر عمومی انداز میں (Generalise) دہشت گردی، شدت پسندی، عسکریت یا انتہا پسندی کے الزامات نہیں لگائے جائینگے کیونکہ یہ بات شرعی، قانونی اور اخلاقی طور پر درست نہیں ہے۔ اگر حکومت کا کسی مدرسے پر چارج ہے تو ثبوت وشواہد کے ساتھ اُس تنظیم/ وفاق/ رابطہ کی قیادت کو اعتماد میں لے، جس کے ساتھ اُس مدرسے کا الحاق ہے، اگر قیادت مطمئن ہوگئی تو اس مدرسے کی رکنیت منسوخ کردے گی اور حکومت اس کے خلاف قانونی اقدام کرنے میں حق بجانب ہوگی۔

10- حالیہ دنوں میں حکومتی ایجنسیوں کی مختلف سطح کے افراد بعض مدارس کے سربراہان کو بلاوجہ پریشان کرتے رہے ہیں، غیر ضروری معلومات طلب کرتے رہے ہیں، مختلف قسم کے پروفارمے تقسیم کرتے رہے ہیں، یہ طے شدہ معاہدے اور اصول کی صریح خلاف ورزی ہے او راس طرح کے اقدامات سے حکومت اور مدارس کے درمیان محاذ آرائی اور تصادم کرانے کی دانستہ یا نادانستہ کوشش کی جارہی ہے جو موجودہ حساس اور نازک حالات میں ملک وقوم کے لئے تباہ کن ثابت ہوگی اور خدانخواستہ ایسا مرحلہ آسکتا ہے کہ معاملات کنٹرول کرنا ہمارے بس میں بھی نہ رہے۔

11- حکومت کے لئے آسان بات یہ ہے کہ وہ ہم سے رابطہ کرے، ہم جائز امور میں حکومت کے ساتھ تعاون کریں گے کیونکہ ملک کی سلامتی، استحکام، دفاع اور یکجہتی ہمیں سب سے زیادہ عزیز ہے۔ اور ہماری رائے میں موجودہ حالات میں کسی بھی طرح کی داخلی محاذ آرائی حکومت اور ملک وملت کے مفاد میں نہیں ہے۔

12- چونکہ ہماری تنظیمات اور دینی مدارس کا بنیادی کردار تعلیمی اور تربیتی ہے، اس لئے بہتر یہی ہوگا کہ پالیسی امور طے ہونے کے بعد ہمارا مستقل رابطہ اور تعامل (Interaction) وفاقی وزارتِ تعلیم کے ساتھ قائم کیا جائے کیونکہ کوئی بھی فیصلہ ہو جائے بعد میں عملدرآمد میں دشواریاں ہوتی ہیں۔

امید ہے کہ آپ ہماری ان گذارشات پر ہمدردی اور سنجیدگی سے غور فرمائیں گے۔

مورخہ: 25 جون 2009ء

مفتی منیب الرحمٰن

ناظم اعلیٰ اتحادِ تنظیمات مدارس پاکستان

فون: 0300-9285203

"تعاون علی البرّ" کے طلبگار اور علمبردار

قاری محمد حنیف جالندھری

معاون خصوصی مولانا سلیم اللہ خان،

صدر اتحادِ تنظیمات مدارس پاکستان

فون: 0300-6329700

ضروری اعلان

مورخہ یکم/ جولائی ۲۰۰۹ء کو وزارتِ داخلہ حکومت پاکستان کے ساتھ ہونے والے اجلاس میں طے پایا کہ جن دینی مدارس میں غیر ملکی طلباء زیرِ تعلیم ہیں وہ مدارس اپنے ان طلباء کے کوائف وزارتِ داخلہ حکومت پاکستان، اسلام آباد کو ارسال کریں تاکہ سیکورٹی کلیئرنس کے بعد این او سی جاری کیا جاسکے۔